حج،قرآن وسنت کی روشنی میں

مولانا ناظم علی خیرآبادی

حج ،دین مبین اسلام کا عبادی، سیاسی ،انفرادی اور اجتماعی الٰہی فریضہ ہے جس میں کلمہ توحید اور وحدت کلمہ کا آہنی پیکر تصورات کی دنیا سے نکل کر تصدیقات کے حقیقی عالم میں آجاتا ہے،حج ، خودشناسی کے آئینہ میں خدا شناسی کا عکس اتارلینے کا ایسا نازک اور دقیق عمل ہے جس میں نیت اورارادہ ہی سب کچھ ہے،یہ اندرونی اور بیرونی کثافت کو دور کرنے اور آئینہ حیات کے زنگار کوختم کرنے کے لئے نسخہ کیمیا ہے،حج ہر سال تربیت فکر ونظر اور راہ کردار وعمل کو معین کر کے زندگی کو تابندہ اور مستحکم بناکر حرکت من اللہ الی اللہ کے ازلی پیمان کومکمل کرتا ہے اوراس کے آغاز ہی سے بلبل سدرہ نشین کا نغمہ صدنشاط انگیز لبّیک اللّٰھم لبّیک زبان وقلب سے دہراتا رہتا ہے اور حقیقی امن وسکون کے مقام بیت اللہ الحرام کے گرد طواف میں مصروف رہتا ہے۔ رمی جمرات کے ذریعہ ابلیسی قوتوں سے دوری اختیار کرکے زندگی کے مقصد تقرب الی اللہ کو پورا کرتا ہے،حج میں سیکڑوں زندہ اور زندگی بخش پیغامات کروٹیں بدل رہے ہیں لیکن اسلام دشمن ،استعماری ،استثماری اورصہیونی طاقتوں نے ان پر مکروفریب ،دولت وقوت،جعل ودغل کا دبیز حجاب ڈال کرتقریبا انھیں خاموش کردیا ہے۔قرآن اور سنت وسیرت پیغمبرؐ اور اہلبیتؑ طاہرین میں حج کے اسرار ورموز ،فضائل وفوائد ،اخلاقی واجتماعی عملی درسگاہ روحانی ورزش کے پر شکوہ محل کا بڑی عظمت کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہ خیر وبرکت ،تقوی وطہارت روحانی اور جسمانی معنویت کے ارتقائی عمل کا جاری چشمہ ہے جو دنیوی اور اخروی فوائد پر مشتمل ہر سال عالم اسلام اور تمام صاحبان استطاعت مسلمانوں پر اپنا فیض جاری کرتا رہتا ہے۔اس سے صرف بیت اللہ کے حجاج ہی فائدہ نہیں حاصل کرتے بلکہ اگراس عظیم وعزیز فریضہ کی ناپیدا کنارو سعتوں اور پہنائیوں کی صحیح معرفت ہوجائے اورمناسک واعمال حج کو تمام شرائط کے ساتھ بجالایا جائے تو خداوندعالم مسلم معاشرہ میں جو روح تسلیم ورضا ،ایمان اور استحکام ،جہاد،نفس کشی ،ایثار وقربانی،اخوت اور اجتماعیت، طاغوت اور شیطان کے تہ در تہ دام فریب سے دوری اور خطوط قرآن وعترت پر ثابت قدمی چاہتا ہے۔ وہ تمام مسلمانوں کے اندر زندہ اور پائندہ رہے۔

چنانچہ ولی امر مسلمین رہبر معظم حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید علی خامنہ ای مدظلہ العالی ۱۴۱۶ھ کے حجاج کرام کے نام پیغام میں فرماتے ہیں:

حج وہ لازوال الٰہی تحفہ اور ہمیشہ جاری رہنے والا دریا ہے جس میں مسلمانان عالم ہمیشہ اپنی بیماریوں، آلودگی، زندگی کی تلخیوں اور رنج ومصیبت کے غبار دھل سکتے ہیں۔اوراس ابدی ذخیرہ کی مدد سے ہر دور اور ہر زمانہ میں داخلی اور بیرونی آسیب اور خطرات کو اپنے سے دورکرسکتے ہیں، حج میں تقویہ، ذکر، حضور، خضوع وخشوع اور خداوند متعال سے لو لگانے کا عنصر داخلی بچاؤ کا ذریعہ ہے اور اجتماع واتحاد نیز عظیم اسلامی امت میں پائی جانے والی قوت اور طاقت وعظمت کا احساس بیرونی خطرات سے مقابلہ کا ذمّہ دار ہے۔

رہبر معظّم مزید فرماتے ہیں:

اسلام کی مقدس شریعت کے مصدر قرآن کریم میں حج کے ان دونوں پہلوؤں کی واضح اور صریح لفظوں میں اس طرح سے تشریح کی گئی ہے کہ بابصارت آنکھوں اور باانصاف دلوں کیلئے کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ گئی ہے جہاں خداوندعالم نے یہ حکم دیا ہے کہ فاذکروا اللّٰہ کذکرکم آبائکم او اشدّ ذکراً وہیں یہ بھی ارشاد فرمایا واذان مّن اللّٰہ ورسولہ الی النّاس یوم الحجّ الاکبر انّ اللّٰہ بریٌٔ مّن المشرکین۱ اور قرآن مجید کی اس حکمت آمیز آیت "لن یّنال اللّٰہ لحومھا ولادمائھا ولکن یّنالہ التّقوٰی منکم ط کذلک سخّرھا لکم لتکبّروا اللّٰہ علیٰ ما ھداکم ط وبشّرالمحسنین ۲ سے ہم آہنگ "لیشھدوامنافع لھم" کی امید بخش آیت بھی نازل ہوئی ہے۔ ۳

قرآن مجید میں حج کا ذکر:

قرآن مجید میں حج کے تعلق سے متعدد آیات موجود ہیں۔

۱۔سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۹۶،۹۷ میں ارشاد ہوا ہے، اس میں خانہ کعبہ کی اساسی حیثیت، مقام ابراہیم کی عظمت اور مستطیع پر حج کے واجب ہونے کا ذکر آیا ہے۔

انّ اوّل بیت وّضع لِلنّاس للّذی ببکّۃ مبارکاً وّھدًی لّلعالمین فیہ آیات بیّنات مقام ابراھیم ومن دخلہ کان آمناً وللّٰہ علی النّاس حجّ البیت من استطاع الیہ سبیلاً ومن کفر فانّ

اللّٰہ غنیٌ عن العالمین۔

ترجمہ: لوگوں کی عبادت کیلئے جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا وہ یقیناً یہی کعبہ ہے جو مکہ میں ہے جو برکت والا اور سارے جہاں کا رہنما ہے اسمیں حرمت کی بہت سی روشن نشانیاں ہیں منجملہ ان کے مقام ابراہیمؑ ہے جو اس گھر میں داخل ہوا وہ امن میں آ گیا اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں جنھیں وہاں تک پہونچنے کی استطاعت ہو اور جس نے باوجود استطاعت حج سے انکار کیا تو خدا سارے عالم سے بے نیاز ہے

۲۔سورۂ بقرہ کی آیت نمبر۱۹۶ میں ارشاد ہوا ہے جس میں حج کے مہینوں کا تذکرہ اور حج میں رفث ،فسق اور جدال سے دور رہنے کی تاکید ہے:

الحجّ اشھر مّعلومات فمن فرض فیھنّ الحجّ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحجّ ط وما تفعلوا من خیر یّعلمه اللّٰہ ط وتزوّدوا فانّ خیر الزّاد التّقوی واتّقون یا اولی الالباب

ترجمہ:حج کے مہینے تو اب سب کو معلوم ہیں (شوال،ذیقعدہ،ذی الحجہ) تو جس نے ان مہینوں میں اپنے اوپر حج فرض کرلیا (تو احرام سے آخر حج تک)نہ عورت سے ہمبستری کرے نہ کوئی اور گناہ اور نہ جھگڑا اور نیکی کا کوئی سا بھی کام کروتو خدا اسکو خوب جانتا ہے اور راستہ کیلئے زاد راہ مہیا کرلو سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے۔اے عقل مندو مجھ سے ڈرتے رہو۔

۳۔سورۂ حج آیت نمبر ۲۷ میں خداوند عالم نے جناب ابراہیمؑ کوحکم دیا کہ لوگوں کو حج کیلئے صدا دیں:

واذّن فی النّاس بالحجّ یاتوک رجالاً وّعلیٰ کلّ ضامرٍ یّاتین من کلّ فجّ عمیق لیشھدوا منافع لھم ویذکروا اسم اللّٰہ فی ایّام مّعلومات علیٰ مارزقھم من بھیمة الانعام فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر ثمّ لیقضوا تفثھم ولیوفوا نذورھم ولیطّوّفوا بالبیت العتیق۔

ترجمہ: لوگوں میں حج کا اعلان کردیں لوگ تمہارے پاس جوق در جوق پیادہ اور ہرطرح کی دبلی سواریوں پر دور دراز کی راہ طے کرکے آتے ہوں گے بڑھ چڑھ کر آپہونچیں گے تاکہ اپنے دنیا اور آخرت کے فائدوں پر فائز ہوں اور خدا نے جو جانور چار پائے عطا کئے ہیں ان پر ذبح کے وقت چند معین دنوں میں خدا کا نام لیں تو تم لوگ قربانی کا گوشت خود بھی کھاؤ اور بھوکے محتاج کو بھی کھلاؤ پھر لوگوں کو چاہئے کہ اپنی بدن کی کثافت کو دور کریں اور بیت عتیق (کعبہ) کا طواف کریں۔

۴۔سورۂ توبہ ۳ میں حج اکبر کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن مجید نے اعلان کیا:

واذان من اللّٰہ ورسولہ الی النّاس یوم الحجّ الاکبر انّ اللّٰہ برئ من المشرکین ورسولہ فان تبتم فھو خیرلّکم وان تولّیتم فاعلموا انّکم غیر معجزی اللّٰہ وبشّر الّذین کفروا بعذاب الیم۔

ترجمہ: خدا ورسولؐ کی طرف سے حج اکبر☆ کے دن تم لوگوں کو منادی کی جاتی ہے کہ خدا اوررسولؐ مشرکوں سے بیزار ہیں تو مشرکو! اگرتم نے اب بھی توبہ نہیں کی تو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے اور اگرتم لوگوں نے اس سے بھی منہ موڑا تو سمجھ لو کہ تم لوگ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری دیدو۔

۵۔مذکورہ بالا آیات کے ساتھ قرآن مجید کی سورتوں میں مناسک واعمال حج کا بھی تذکرہ آیا ہے جیسے

الف: صفا ومروہ پہاڑیوں کو شعائر الٰہی میں شمار کیا ہے۔انّ الصّفا والمروۃ من شعائر اللّٰہ فمن حجّ البیت اواعتمر فلاجناح علیہ ان یطّوف بھما ومن تطوّع خیراً فانّ اللّٰہ شاکر علیم۔[۴]

ب: حج وعمرہ کا اتمام ،حلق راس ،قربانی ،عرفات ،مشعر الحرام کا ذکر:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلاَتَحْلِقُوا رُؤُسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۝ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلاَرَفَثَ وَلاَفُسُوقَ وَلاَجِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِي يَاأُولِي الْأَلْبَابِ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ ۔

☆ (نوٹ: عام لوگوں میں یہ بے بنیاد بات مشہور ہے کہ جب جمعہ کے روز حج ہوتو اسے حج اکبر کہا جاتا ہے مگر شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے بلکہ ہر حج حج اکبر اور عمرہ حج اصغر ہے)

ج: شعائر الٰہی کی تعظیم ذریعہ تقوی قلب قربانی کے جانور،اور تقوی کا بارگاہ رب العزت تک پہونچنا:

ومن يعظّم شعائر اللّٰه فانّها من تقوى القلوب.....والبدن جعلنا ها لكم من شعائر اللّٰه لكم فيها خير.....لن ينال اللّٰه لحومها ولا دمائها ولكن يناله التّقوٰى منكم۔

حج کا فلسفہ:

احادیث ائمہ معصومینؑ میں حج کے وجوب کا فلسفہ کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

۱۔امیر المومنین حضرت علیؑ نے حج کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا

وفرض عليكم حجّ بيته الحرام الّذى جعله قبلة للانام يردونه ورود الانعام ويالهون اليه ولوه الحمام جعله سبحانه علامة لتواضعهم لعظمته واذعانهم لعزّته واختار من خلقه سماعا اجابوا اليه دعوته وصدقوا كلمته ووقفوا مواقف انبيائه وتشبهوا بملائكته المطيفين بعرشه يحرزون الارباح فى متجر عبادته ويتبادرون عند مغفرته جعله سبحانه وتعالى للاسلام علما وللعائذين حرما فرض حجه فاوجب حقه وكتب عليكم وفادته فقال سبحانه وللّٰه على النّاس حجّ البيت من استطاع اليه سبيلاً ومن كفر فانّ اللّٰه غنىّ عن العالمين۔۵

ترجمہ:خدا نے تم پر کعبہ کا حج فرض کردیا ہے وہ گھر جسے دنیا بھر کیلئے قبلہ بنایا ہے اسکی طرف لوگ یوں لپکتے ہیں جس طرح چوپائے گھاٹ پر ٹوٹ پڑیں اور اسطرح شوق سے یہاں ٹوٹ کر آتے ہیں جیسے کبوتروں کی ٹکڑی، اس حج کو اس نے اپنی جلالت کے سامنے بندوں کی فروتنی کی پہچان قرار دیا ہے۔ اس نے اپنی مخلوق سے ان لوگوں کو چن لیا ہے جو اس کی آواز سنتے ہیں جو اسکی دعوت پر لبیک کہتے ہیں جو اس قول کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کے نبیوں کے مقامات پر کھڑے ہوتے ہیں جیسے وہ ملائکہ جو عرش الٰہی کے طواف میں مصروف ہیں یہ لوگ عبادت کے بازار سے خوب نفع کماتے ہیں اور جمع کرتے ہیں اور اس کے وعدہ مغفرت کی طرف جلد جلد قدم بڑھاتے ہیں۔ اس گھر کو خدا نے اسلام کی نشانی قراردیا ہے۔ یہ پناہ گاہ چاہنے والوں کیلئے پناہ ہے اس نے حج کو فرض قراردیا اسکے حق کو واجب گردانا، اس کی زیارت تم پر لازم کردی چنانچہ خدا نے ارشادفرمایا اللہ کی طرف سے

ان لوگوں پر حج فرض ہے جو استطاعت رکھتے ہیں اور جس نے انکار کیا تو خدا سارے عالم سے بے نیاز ہے۔

۲۔حضرت امام زین العابدینؑ نے حج کو جسمانی صحت،وسعت رزق اور مئونہ اہل وعیال کی کفایت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

حجّوا واعتمروا تصح اجسامکم وتتسع ارزاقکم ویصلح ایمانکم وتکفوا مئونة النّاس ومئونة عیالاتکم۶

۳۔حضرت امام محمد باقرؑ نے حج کو تسکین قلوب کا وسیلہ قرار دیا ہے

الحج تسکین القلوب ۷

۴۔حضرت امام رضاؑ نے حج کا فلسفہ اسطرح بیان کیا ہے

فان قال فلم امر بالحجّ قیل لعلّة الوفادة الی اللّٰہ وطلب الزّیادة مع ما فیه من التّفقّه ونقل اخبار الائمة الی کلّ صقع وناحية ۸

اگر کوئی پوچھے کہ حج کا حکم کیوں دیا گیا تو جواب میں کہو کہ اس کا سبب خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوکر زیادہ طلب کرنا ہے اس کے علاوہ دینی مسائل سے آگاہی اور ائمہ کی حدیثوں کو ہر طرف اور گوشہ میں منتقل کرنا ہے

فضائل وفوائد حج:

قرآن کریم اور احادیث معصومینؑ میں حج کے فضائل وفوائد پر واضح طور پر روشنی ڈالی گئی ہے چنانچہ سورۂ بقرہ کی ۱۹۷ ویں آیت میں رفث وفسوق اور جدال سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے تو اسکی وضاحت میں امام محمد باقرؑ کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔

۱۔ما یعبأ بمن یؤم هذاالبیت اذا لم تکن فیه ثلاث خصال ورع یحجزه من معاصی اللّٰہ تعالی وحلم یملک به غضبه وحسن الصّحابة لمن صحبه ۹

جو شخص اس گھر کی زیارت کرے اس میں تین خصلتیں نہ ہوں تو اس کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہے(۱)وہ ورع جو اسکو خداوند عالم کی معصیت سے دور رکھے(۲)وہ علم جو اس کے غصہ کو قبضہ میں رکھے(۳)جس کے ساتھ مصاحبت کرے تو خوش رفتار رہے۔

۲۔رسولؐ اکرم پیغمبر ختمی مرتبت نے ارشاد فرمایا کہ حج فقر وتنگدستی کو ختم کردیتا ہے۔

الحج ینفی الفقر ۱۰

بظاہر حج کیلئے آمد ورفت میں مال خرچ ہوتا ہے تو عام نگاہ میں اسے مال کی کمی یا دوسرے لفظوں میں فقر آتا ہے لیکن یہ دراصل اس تجارت میں خرچ کیا ہوا مال ہے جس کا اصل جب صرف کیا جاتا ہے تو اس کے دس گنا یا اس سے زیادہ منفعت حاصل ہوتی ہے

۳۔حضرت امام صادقؑ نے حج کو فقر دور کرنے والا اور جلدی مالداری لانے والا بتایا ہے

ما رأیت شیئا اسرع غنی ولا انفی للفقر من ادمان حج هذا البیت ۱۱

۴۔آپ ہی نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا

الحاج والمعتمر وفد اللّٰه ان سألوه اعطاهم وان دعوه اجابهم وان شفعو شفعهم وان سکتوا ابتدأهم ویعوضون بالدرهم الف الف درهم

حج اور عمرہ کرنے والے گروہ خدا ہیں۔ اگر وہ خدا سے سوال کریں تو وہ انھیں عطا کرتا ہے اگر وہ خدا کو بلاتے ہیں تو وہ لبیک کہتا ہے اگر وہ شفاعت کرتے ہیں تو اسے قبول کرتا ہے اگر وہ چپ رہیں تو خدا ابتدا کرتا ہے اور انھیں ایک درہم کے بدلے میں ہزاروں ہزار درہم دئے جاتے ہیں۔

مزید حدیثوں میں بیان ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص راہ حج میں مرجائے، جاتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے تو وہ روز قیامت بڑے خوف وہراس سے محفوظ رہیگا۔ اسی طرح اگر حالت احرام میں دنیا سے کوچ کرجائے تو خدا اسے لبیک کہنے والا اٹھائے گا۔امام صادقؑ کی حدیث اس کی گواہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

من مات فی طریق مکّة ذاهبا او جائیا امن من فزع الاکبر یوم القیامة ۱۲

من مات محرما بعثه اللّٰه ملبیا ۱۳

حج کی تکمیل:

حج کے واجبی ارکان کی بجا آوری کے ساتھ زیارت پیغمبرؐ اسلام وقبور ائمہ معصومینؑ کی بیحد تاکید کی گئی ہے چنانچہ اگر زیارت نہ کرے تو ظلم کرنے والا اور حق ادا نہ کرنے والا قرار پائیگا ،ان قبروں کے پاس طلب رزق کرنا چاہئے۔

۱۔ قال امیر المومنین علیؑ : اتمّوا برسول اللّٰہ حجّکم اذا خرجتم الی بیت اللّٰہ وزیارتھا فان ترکہ جفاہ وبذلک امرتم واتمّوا بالقبور الّلتی الزمکم اللّٰہ حقّھا وزیارتھا واطلبوا الرّزق عندھا [۱۴]

۲۔دوسری حدیث میں امام محمد باقرؑ نے بیان فرمایا کہ طواف کرنے کے بعد ہمارے پاس آئیں اپنی ولایت کی خبردیں اور اپنی نصرت ہمارے سامنے پیش کریں۔

قال الباقرؑ انّما امرالنّاس ان یّاتوا ھذہ الاحجار فیتطوفوا بھا ثمّ یاتوننا فیخبرونا بولایتھم ویعرضوا علینا نصرتھم [۱۵]

تارک حج کا انجام:

پیغمبرؐ اسلام نے حج کے واجب ہونے کے بعد ترک کرنے والے کو مسلمان نہیں قراردیا ہے اسکی موت بھی مسلمان کی موت نہ ہوگی وہ یہودی ونصرانی مرتا ہے۔

قال رسول اللّٰہ من سوف الحج حتی یموت بعثہ اللّٰہ یوم القیامۃ یھو دیا اونصرانیا [۱۶]

حضرت علیؑ نے ارشادفرمایا

من ترک الحجّ لحاجۃ من حوائج الدّنیا لم یقض حتّی ینظرالی المحلّقین [۱۷]

جوشخص حج کو دنیوی مشکل کی وجہ سے ترک کرے یہاں تک کہ حاجیوں کو نہ دیکھے (حاجی واپس آجائیں) تو اسکی مشکل اور حاجت برطرف نہیں ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ حج اسلام اور مسلمانوں کی سیاسی ،اجتماعی عبادی فلاح وبہبود اورشوکت ورفعت کی مظہرو علامت ہے جسے اسلامی جمہوریہ ایران نے باقاعدہ پہچانا اور اسے عملی طور پر ثابت کرنے میں شب وروزمشغول ہے چنانچہ بانی انقلاب اسلامی امام خمینیؒ نے فرمایا

حج کے معنوی مراتب جو حیات جاودانی کا سرمایہ ہیں اور انسان کو افق توحید وتنزیہ سے نزدیک کرتا ہے یہ حاصل نہیں ہوگا مگر اس وقت جب حج کے عبادی اصول کو صحیح طورپر باقاعدہ عمل میں لایاجائے۔ علیہ توکّلت والیہ انیب

حوالے:

۱۔سورۂ توبہ،آیت ۳

۲۔سورۂ حج، آیت ۳۷۔
۳۔حجاج بیت اللہ کے نام پیغام ص ۴،۵ نشریہ نمائندگی ولی فقیہ دہلی ۱۴۱۶ھ
۴۔ سورۂ بقرہ ،آیت ۱۵۸
۵۔سورۂ نہج البلاغہ خطبہ ۱
۶۔ثواب الاعمال شیخ صدوق ۷۰/ ۳
۷۔امالی شیخ طوسی ۲۹۶/ ۵۸۲
۸۔عیون اخبار الرضا ۲/ ۱۱۹/۱
۹۔الخصال صدوق ۱۴۸/ ۱۸۰
۱۰۔تحف العقول ۷
۱۱۔امالی شیخ طوسی ۶۹۴/ ۱۴۷۸
۱۲۔الکافی ۲/ ۲۶۳/ ۴۵
۱۳۔البحار ۷/ ۳۰۲/ ۵۶
۱۴۔الخصال للصدوق ۶۱۶/ ۱۰
۱۵۔ عیون اخبار الرضا ۲/ ۲۶۲
۱۶۔البحار ۷۷/ ۵۸/ ۳
۱۷۔ثواب الاعمال ۲۸۱/۱